Fikr-o-Nasar (Islamabad) 3:11-12 (1966)

افکار

(۱)

فاطمینِ مصر

فاطمین کے مذہب و عقائد کا اب تک نام ہی سنا تھا، یا اپنے ہاں کی کتابوں میں اُن کا ذکر پڑھا تھا، برائیوں اور گمراہیوں کے ساتھ کچھ حالات اُن کے تاریخِ مصر میں بھی سرسری پڑھ لیتے تھے، اور دو ایک کتابیں اُردو میں بھی اُن کے عقائد اور ردِ عقائد پر نظر سے گزر گئی تھیں اور بہ حیثیت مجموعی اب تک اثر یہی پڑا تھا کہ خدا جانے کس درجہ کج رائے اور گمراہ یہ فرقہ ہے، اور ایسے فرقۂ ضالّہ کو اُمّتِ اسلام میں کوئی ادنیٰ درجہ بھی دینا اسلام پر ظلم کرنا ہے۔

اتفاق سے ابھی چند مہینے ہوتے اُن کی ایک اصل کتاب عربی میں ہاتھ آگئی۔ مختصر نام ہے "دعائم الاسلام" اور پورا اور طویل نام اگر پڑھیئے تو وہ ہے "دعائم الاسلام و ذکر الحلال والحرام والقضایا والاحکام عن اہلِ بیت رسول اللہ علیہ وعلیہم افضل السلام"۔ کتاب اُن کے ایک مستند و قدیم، فاضل و امام فن قاضی ابی حنیفہ النعمان بن حیّون التمیمی المغربی (متوفی ۳۶۲ھ) کی تصنیف ہے، اور دو جلدوں میں ہے۔ پیشِ نظر پہلی جلد ہے۔ اسے ڈاکٹر آصف فیضی (بمبئی والے) نے ایڈٹ کر کے کوئی تین سال ہوئے شائع کیا ہے، ضخامت عربی نسخ کے ٹائپ میں ۵۴۴ صفحہ کی ہے، کتاب فقہ و ارکانِ اسلام پر ہے اور ان کی فقہ تمام تر حدیث ہی پر مبنی اور اسی سے ماخوذ ہے۔ البتہ حدیث کے مفہوم میں ان کے ہاں وسعت ہے یعنی رسولؐ کے ساتھ اہلِ بیتِ رسول کے بھی اقوال اس میں شامل ہیں، ترتیبِ کتاب بالکل ہم ہی لوگوں کی کتابوں کی طرح ہے۔ مختصر فہرست عنوانات ملاحظہ ہو۔ کتاب (۱) ولایت وجود ولایت اللہ پر ہے، کتاب (۲) الطہارۃ، کتاب (۳) الصلوٰۃ، کتاب (۴) الجنائز، کتاب (۵) الزکوٰۃ، کتاب (۶) الصوم

والاعتکاف۔ کتاب الحج، کتاب الجہاد، اور پھر ہر باب کے تحتانی عنوان بھی متعدد ہیں۔ دوسری جلد کی بھی فہرست اسی کے دیباچہ میں دے دی ہے۔ اس کے بھی عنوانات ۲۶ ہیں۔ کتاب البیوع، کتاب الاطعمہ، کتاب النکاح، کتاب الطلاق وغیرہا۔

یہ حدیثیں ہم اہلِ سنت کے معیار سے کس درجہ کی ہیں، کس حد تک حجّت شرعی کا کام دے سکتی ہیں۔ وغیرہ۔ اس قسم کے سوالات سے یہاں بحث نہیں، ظاہر ہے کہ اس قسم کے مسائل میں ہمارے اُن کے بڑا اختلاف ہوگا۔ اختلافات نہ ہوتے تو فاطمیہ کا ایک الگ فرقہ ہی جمہور اُمت سے کٹ کر کیوں قرار پاتا۔ اور مسئلے بھی اپنی جگہ اہم ہیں، اور اختلافات کو کالعدم قرار دے دینا ہرگز مقصود نہیں، لیکن اہم ترین سوال تو توحید و رسالت ہی کا ہے اور بنیادی مسئلے صرف یہی دو ہیں۔ اس کا اعتراف اس فرقہ کو بھی ہے، اور ان دو اصلوں سے وہ ذرا ہٹنا نہیں چاہتا۔ اختلافات جو کچھ ہیں وہ تفصیلات و جزئیات میں ہیں۔ اور زیادہ چھان بین کی جائے تو خود اہلِ سنّت کے اندر قدیم اور جدید کتنے فرقے نکلیں گے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف صف آرا، وحدتِ اُمّت کے قائم رکھنے کے لئے لازمی ہے کہ وحدت کلمہ ہی کو معیارِ اسلام رکھا جائے اس کے ردّ و قبول پر حکم کفر و اسلام کا لگایا جائے، اور اختلافات تعبیرات کے تلخ ذائقہ کو جوں توں برداشت کیا جائے۔ وحدت کلمہ بڑی چیز، بہت بڑی چیز، سب سے بڑی چیز ہے۔ اس کی عظمت دل میں پوری طرح اُتر جائے۔ تو دوسرے سارے مسئلے نسبتہً خفیف ہی نظر آنے لگیں گے، اور تحزب (کہ اسی کا صحیح نام 'فرقہ واریت' ہے۔ جسے کم استعداد اخبار والوں نے بالکل دوسرے معنی میں چلا دیا ہے) کی خود کار تلوار کند ہو کر رہ جائے گی۔

الہ آباد کے عارف شاعر نے کیسی پتے کی بات کہہ دی ہے ؎

ہر شیخ یہ کہتا ہے۔ عقائد ہیں تو یہ ہیں
توحید یہ کہتی ہے۔ زوائد ہیں تو یہ ہیں

(ہفتہ وار "صدق جدید" لکھنؤ)

۳۔ جون ۱۹۶۲ء